محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۲۴)

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت عروہ بن ابو اثاثہ رضی اللہ عنہ

نام و نسب

حضرت عروہ بن ابو اثاثہ کے والد کا نام اثاثہ اور ابو اثاثہ، دونوں طرح نقل کیا گیا ہے۔ عبد العزیٰ بن حرثان ان کے دادا اور عدی بن کعب ساتویں جد تھے۔ حضرت عروہ کو ان کے دادا کی نسبت سے عروہ بن عبد العزیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص حضرت عروہ بن ابو اثاثہ کے ماں شریک بھائی تھے۔ بنو عنزہ کی نابغہ بنت خزیمہ (حرملہ: ابن عبد البر، حریملہ: ابن اثیر) ان دونوں کی والدہ تھیں۔ حضرت عمرو بن العاص سے برسر منبر سوال کیا گیا تو انھوں نے بتایا: بنو عنزہ کی شاخ بنو جلان کی سلمیٰ بنت حرملہ میری والدہ تھیں، نابغہ ان کا لقب تھا۔ کسی غارت گری میں قید ہو کر بازار عکاظ لائی گئیں تو فاکہ بن مغیرہ نے خرید لیا، اس سے عبد اللہ بن جدعان نے اور پھر میرے والد عاص بن وائل نے خریدا، تب انھوں نے مجھے جنم دیا (الاستیعاب ۱۱۸۵۔ اسد الغابۃ ۱۱۶/۴)۔

عروہ یا عمرو

کچھ علماے نسب حضرت عروہ بن اثاثہ اور حضرت عمرو بن اثاثہ کو ابو اثاثہ بن عبد العزیٰ کے دو بیٹے قرار دیتے

ہیں اور ان دونوں کو مہاجرین حبشہ میں شمار کرتے ہیں، ماں ایک ہونے کی وجہ سے دونوں سگے بھائی ہوئے (نسب قریش، مصعب زبیری ۳۸۱۔جمہرۃ انساب العرب، ابن حزم ۱۵۸۔ اسد الغابۃ، ابن اثیر ۳/ ۴۰۴، بحوالہ زبیر بن بکار)۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں: حضرت عروہ ہی کو عمرو بن ابو اثاثہ کہا گیا ہے، گویا یہ ایک ہی شخصیت ہیں۔ اس کے باوجود انھوں نے عمرو کے باب میں حضرت عمرو بن اثاثہ کا الگ ذکر بھی کیا ہے۔ ابن سعد نے محض حضرت عروہ بن ابو اثاثہ کو مہاجرین و انصار کے طبقۂ ثانیہ میں شامل کیا ہے، انھوں نے عمرو بن اثاثہ کا ذکر تک نہیں کیا (الطبقات الکبریٰ، رقم ۳۹۹)۔

شرف اسلام

حضرت عروہ بن اثاثہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں نور ایمان سے منور ہوئے۔

ہجرت حبشہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے مقہور و مجبور مسلمانوں کو مملکت اکسوم، حبشہ ہجرت کرنے کا مشورہ دیا تو حضرت عروہ بن ابو اثاثہ حبشہ کو جانے والے دوسرے قافلے میں شامل ہو گئے۔ بنو عدی کے حضرت معمر بن عبداللہ، حضرت عدی بن نضلہ اور حضرت نعمان بن عدی بھی ہجرت ثانیہ کے شرکا تھے، جب کہ بنو عدی کے حلیف حضرت عامر بن ربیعہ اور ان کی اہلیہ حضرت لیلیٰ بنت ابو حثمہ ہجرت اولیٰ میں حبشہ جا چکے تھے۔

کچھ مؤرخین نے حضرت عروہ بن ابو اثاثہ کو فتح مکہ کے مہاجرین میں شمار کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں: یہ وہم ہے اور کسی کاتب کی غلطی ہے۔ اس بیان میں دو غلطیاں ہیں: ایک تو فجر اسلام میں فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہو گئی تھی، دسرا حضرت عروہ بن ابو اثاثہ قدیم الاسلام تھے اور قیام حبشہ کے دوران میں وفات پا چکے تھے۔

مورث اول

کتب صحابہ میں یہ روایت نقل ہوئی ہے کہ حضرت عمرو بن اثاثہ (حضرت عروہ بن ابو اثاثہ) دور اسلام کے پہلے فرد تھے جن کی وراثت منتقل ہوئی۔ اس بات کا درست ہونا ممکن نہیں، کیونکہ حضرت عروہ کی اولاد نہ تھی جو ان کی وارث بنتی۔ بلاذری نے وضاحت کی ہے کہ حبشہ میں سب سے پہلے وفات پانے والے مہاجر حضرت عدی بن نضلہ عہد اسلامی کے پہلے مورث تھے۔ ان کے دو بیٹے نعمان اور امیہ ان کے وارث بنے۔ حضرت نعمان بن عدی کو خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق نے موجودہ ایران کی سرحد پر واقع عراقی صوبے میسان کا گورنر بنایا، پھر کچھ

عشقیہ اشعار کہنے پر معزول کر دیا اور کہا: اب تو کبھی بھی میرا عامل نہیں بنے گا (انساب الاشراف، بلاذری ۲۴۹/۱۔ جمہرة انساب العرب، ابن حزم ۱۵۷۔ المنتظم، ابن جوزی ۹۹۵)۔ ابن سعد نے حضرت عدی بن نضلہ کی تین اولادوں نعمان، نعیم اور آمنہ کا ذکر کیا اور صرف حضرت نعمان بن عدی کا وارث ہونا بتایا ہے (الطبقات الکبریٰ، رقم ۳۹۸)۔

وفات

حضرت عروہ بن ابو اثاثہ حبشہ ہجرت کرنے کے بعد دار الہجرت ہی میں انتقال کر گئے۔ وفات کا وقت معلوم نہیں۔

وفیات حبشہ

قیام حبشہ کے دوران میں سات صحابہ اور تین صحابیات نے انتقال کیا۔ سب سے پہلے حضرت عدی بن نضلہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ شاہ نجاشی نے خود ان کی تدفین میں حصہ لیا۔ دوسرے وفات پانے والے اصحاب حضرت حاطب بن حارث، حضرت حطاب بن حارث، حضرت عبد اللہ بن حارث، حضرت عروہ بن ابو اثاثہ (عبد العزیٰ)، حضرت عمرو بن امیہ اور حضرت مطلب بن ازہر ہیں۔ یہ کل سات ہوئے، جب کہ آٹھویں عبید اللہ بن جحش نصرانی ہو کر مرے۔ حبشہ میں وفات پانے والی تین صحابیات حضرت ام حرملہ بنت عبد الاسود اہلیہ حضرت جہم بن قیس، حضرت ریطہ بنت حارث زوجہ حضرت حارث بن خالد اور حضرت فاطمہ بنت صفوان زوجہ حضرت عمرو بن سعید ہیں۔

قیام حبشہ کے دوران میں حضرت حارث بن خالد کے ہاں چار بچے ہوئے: موسیٰ، عائشہ، زینب اور فاطمہ۔ ایک روایت کے مطابق چاروں حبشہ ہی میں انتقال کر گئے۔ اس طرح مرحومین حبشہ کی تعداد پندرہ مکمل ہو جاتی ہے۔ تاہم دوسری روایت کے مطابق موسیٰ، عائشہ اور زینب کا انتقال مدینہ واپسی کے سفر میں زہر آلود پانی پینے سے ہوا اور فاطمہ زندہ رہی۔

مسجد نجاشی کے عقب میں شارع صحابہ پر واقع احاطے میں پندرہ صحابہ کے مزارات اب بھی موجود ہیں۔ ان میں حضرت عدی بن نضلہ، حضرت حاطب بن حارث، حضرت حطاب بن حارث، حضرت عبد اللہ بن حارث، حضرت عروہ بن ابو اثاثہ، حضرت مطلب بن ازہر اور حضرت فاطمہ بنت صفوان کی قبروں کی شناخت ممکن ہے۔

ایتھوپیا کی خانہ جنگی میں مسجد اور مزارات کو شدید نقصان پہنچا تو ترکی کی فلاحی تنظیم TIKA نے مرمت اور تعمیر نو کا کام کیا۔

روایت حدیث

ابتداے اسلام میں وفات پا جانے کی وجہ سے حضرت عروہ بن ابواثاثہ سے کوئی روایت مروی نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، جمہرۃ انساب العرب (ابن حزم)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، تجرید اسماء الصحابۃ (ذہبی)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

محمیہ بن جزء رضی اللہ عنہ

اجداد و اکابرین

حضرت محمیہ بن جزء کے دادا کا نام عبد یغوث بن عویج تھا۔ زبید اصغر منبہ بن ربیعہ ان کے پانچویں جد اور زبید اکبر منبہ بن صعب نویں جد تھے۔ حضرت محمیہ کے بارھویں جد مالک بن اود کو مذحج بھی کہا جاتا ہے، اسی نام سے ان کا قبیلہ منسوب ہے۔ یشجب بن عریب ان کے چودھویں اور کہلان بن سبا سترھویں جد تھے۔ حضرت محمیہ اپنے اجداد، زبید اصغر اور زبید اکبر کی نسبت سے زبیدی کہلاتے ہیں۔

مالک بن اود کے پانچ بیٹے جلد مراد، عنس، سعد العشیرہ اور لمیس ہوئے۔ حضرت محمیہ سعد العشیرہ کی اولاد میں سے ہیں۔ انھیں سعد العشیرہ کا نام اس لیے دیا گیا کہ حج کے دنوں میں وہ اپنے دس بیٹوں کے ساتھ سفر کرتے اور کہتے: یہ میرا کنبہ ہے (ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب، ثعالبی، رقم ۱۴۶۔ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، جواد علی ۱۵۶/۴)۔ دوسری روایت کے مطابق ان کی اولاد میں سے تین سو گھڑ سوار ان کے شریک سفر ہوتے (جمہرۃ انساب العرب، ابن حزم ۴۰۵)۔ سعد العشیرہ کے مختلف بیویوں سے جنم لینے والے نو بیٹوں کے نام ہیں: حکم، صعب، نمرہ، جعفی، عائذ اللہ، اوس اللہ، زید اللہ، انس اللہ، حر (جمہرۃ انساب العرب، ابن حزم ۴۰۷)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

دوسری روایت کے مطابق ان کے دس بیٹے ہوئے۔

صعب بن سعد العشیرہ کے دو بیٹے اود اور منبہ (زبید اکبر) ہوئے۔ منبہ کے چچاؤں اور چچیروں کی کثرت ہو گئی تو کہا: کون بنو اود کے خلاف بڑھ چڑھ کر میری مدد کرے گا؟ سب نے ہامی بھر لی تو زبید کے نام سے موسوم ہو گئے۔ منبہ بن صعب زبید اکبر اور منبہ بن ربیعہ زبید اصغر کہلانے لگے۔ منبہ بن صعب پر بنو مذحج (مالک بن اود) کی شاخ بنو زبید کی تکمیل ہو جاتی ہے (الطبقات الکبریٰ، رقم ۴۱۶)۔ زُبید زُبد کی تصغیر ہے، زُبد کے معنی ہیں: مکھن، کسی بھی شے کا عمدہ وافضل حصہ، عطا، خیر۔ بنو زبید کی شجاعت مشہور ہے (بأس زبید۔ الاغانی ۱۲/ ۱۷)۔

حضرت محمیہ بنو سہم کے حلیف تھے (ابن اسحٰق، ابن عبد البر، ابن حجر)۔ ابن کلبی انھیں بنو جمح کا حلیف بتاتے ہیں۔

دیگر اقارب

حضرت محمیہ کی والدہ ہند یا خولہ بنت عوف حمیر سے تھیں۔ حضرت عباس بن عبد المطلب کی اہلیہ حضرت ام الفضل لبابہ بنت حارث حضرت محمیہ کی ماں شریک بہن تھیں۔ اصحاب اہل صفہ میں سے حضرت عبد اللہ بن حارث زبیدی ان کے بھتیجے تھے۔ حضرت عمرو بن معدی کرب بھی بنو زبید سے تعلق رکھتے تھے۔

قبول اسلام

حضرت محمیہ بن جزء دعوت اسلام کے ابتدائی ایام میں مکہ میں ایمان لائے۔

ہجرت حبشہ

۵/ نبوی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حبشہ نقل مکانی کرنے کا مشورہ دیا تو حضرت محمیہ اپنے حلیف قبیلے بنو سہم کے حضرت خنیس بن حذافہ، حضرت عبد اللہ بن حذافہ، حضرت ہشام بن العاص اور دیگر دس اہل ایمان کے ساتھ حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شریک ہوئے۔

ہجرت مدینہ

حضرت محمیہ بن جزء کی مدینہ آمد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ابن اسحٰق کا کہنا ہے کہ وہ ۷ھ میں حضرت جعفر بن ابو طالب اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری کے ساتھ کشتی پر سوار ہو کر مدینہ پہنچے۔ ابن ہشام نے

اسی کا تتبع کیا ہے۔ بلاذری اور ابن عبد البر کہتے ہیں کہ وہ ۶ھ میں مدینہ پہنچے جب جیش اسلامی غزوۂ مریسیع کے لیے روانہ ہو رہا تھا۔ ابن سعد آگے بڑھ کر بتاتے ہیں کہ اسی غزوہ میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں خمس کا عامل بنایا۔

غزوۂ بنو المصطلق یا غزوۂ مریسیع

بنو خزاعہ کی شاخ بنو المصطلق نے جنگ احد میں قریش کا ساتھ دیا تھا، اس کے بعد بھی وہ ریاست مدینہ کے خلاف سازشیں کرتے رہے۔ شعبان ۶ھ (ابن ہشام، طبری، ابن اثیر۔ شعبان ۵ھ: ابن سعد، ابن جوزی) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ ان کے سردار حارث بن ضرار نے اپنی قوم اور زیر اثر افراد کو ملا کر ایک فوج جمع کر لی ہے۔ چنانچہ آپ سات سو صحابہ اور تیس گھوڑے لے کر مقابلے کے لیے نکلے۔ اسی اثنا میں حضرت محمیہ بن جزء مدینہ پہنچے، انھیں بھی اپنے پہلے غزوہ میں شریک ہونے کا موقع ملا (انساب الاشراف، بلاذری ۱/۲۴۸۔ الاستیعاب، ابن عبد البر، رقم ۲۵۲۴)۔

قُدید کے قریب مریسیع کے ذخیرۂ آب (یا کنویں) پر دونوں فوجوں کا سامنا ہوا۔ ان کے دس افراد ہلاک ہو گئے تو وہ فرار ہونا شروع ہو گئے۔ دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بھیڑیں مسلمانوں کو مال غنیمت کے طور پر ملے۔ لاتعداد مرد، عورتیں اور بچے بھی اسیر ان جنگ میں شامل تھے۔ اسی غزوہ کے بعد ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث، قید سے آزاد ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں اور اسی کے بعد افک سیدہ عائشہ کا واقعہ پیش آیا۔

ابن سعد کے بیان کے مطابق غزوۂ بنو المصطلق یا غزوۂ مریسیع ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ بن جزء کو خمس کا عامل مقرر فرمایا (الطبقات الکبریٰ، ابن سعد ۱/۳۹۰)۔ آپ نے مال غنیمت سے خمس نکالا اور حضرت محمیہ کے پاس جمع کرا دیا۔ اسی میں سے آپ حسب منشا تصرف فرماتے رہے۔

وکیل نبی

ذی القعدہ ۷ھ: حضرت میمونہ بنت حارث آخری ام المومنین تھیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس روایت کرتے ہیں: آپ نے حضرت محمیہ بن جزء اور دوسرے دو اصحاب کو نکاح کا پیغام دے کر مکہ بھیجا۔ حضرت میمونہ نے فیصلہ اپنی اور حضرت محمیہ کی بہن حضرت ام الفضل بنت حارث پر

چھوڑ دیا، انھوں نے معاملہ اپنے شوہر حضرت عباس بن عبد المطلب کے سپرد کر دیا۔ چنانچہ حضرت عباس نے حضرت میمونہ کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا (سنن دار قطنی، رقم ۳۶۰۳)۔ ابن سعد کہتے ہیں: آپ نے مکہ روانہ ہونے سے پہلے حضرت اوس بن خولی انصاری اور حضرت ابو رافع کو پیام نکاح دے کر حضرت عباس کے پاس بھیجا (الطبقات الکبریٰ، رقم ۴۱۲۹)۔ ابن سعد نے وضاحت نہیں کی، شاید ان کی مراد آپ کے آزاد کردہ حضرت ابو رافع اسلم قبطی ہیں۔

سریۂ ابو حدرد یا سریۂ خضرہ

شعبان ۸ھ: مدینہ سے سات میل دور وادیوں اور جنگلوں پر مشتمل غابہ کے مقام پر بنو قیس کی شاخ بنو جشم کے رفاعہ بن قیس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے لیے فوج جمع کرنا شروع کی تو آپ نے حضرت ابو حدرد اسلمی کی قیادت میں تین (سولہ: طبری) اصحاب پر مشتمل سریہ روانہ کیا۔ حضرت ابو قتادہ بھی اس میں شامل تھے۔ غابہ پہنچ کر حضرت ابو حدرد اور ان کے ساتھی گھات لگا کر بیٹھ گئے اور جونہی رفاعہ سامنے آیا، حضرت ابو حدرد نے اس کا سینہ تیر سے چھلنی کر دیا، اس کے مرنے کے بعد اس کی قوم منتشر ہو گئی۔ حضرت ابو حدرد رفاعہ کا کٹا سر، مال غنیمت سے لدے ہوئے بارہ اونٹ اور چار قیدی عورتیں مدینہ لائے۔ ان میں سے ایک خوب صورت باندی حضرت ابو قتادہ کے حصے میں آئی۔ حضرت محمیہ بن جزء نے اسے حاصل کرنے کے لیے آپ سے درخواست کی اور کہا: آپ نے پہلے مال فے میں سے مجھے باندی دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ نے حضرت ابو قتادہ سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میں نے اپنے حصے کا مال غنیمت دے کر اسے خریدا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ مجھے ہبہ کر دو۔ آپ کو مل گئی تو آپ نے حضرت محمیہ کو ہبہ کر دی (تاریخ الامم والملوک، طبری ۱۴۸/۲)۔

ابن سعد کا اس سریہ کے بارے میں بیان مختلف ہے، جسے ابن جوزی نے بھی اختیار کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو قتادہ بن ربعی کی سربراہی میں پندرہ اصحاب پر مشتمل ایک سریہ مدینہ کے جنوب میں واقع وادی خضرہ بھیجا، جہاں بنو غطفان آمادہ بہ جنگ تھے۔ آپ نے حکم دیا کہ رات کو سفر کرو اور دن کو چھپے رہو۔ قتال کے بعد دو سو اونٹ، دو ہزار بکریاں اور بے شمار قیدی ان کے ہاتھ آئے۔ خمس نکالنے کے بعد ہر صحابی کے حصہ میں بارہ اونٹ آئے، حضرت ابو قتادہ کو ایک خوب صورت باندی ملی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لی اور حضرت محمیہ بن جزء کو ہبہ کر دی (الطبقات الکبری، ابن سعد ۴۳۹/۱۔ کتاب المغازی، واقدی ۷۸۰/۲۔ المنتظم، ابن جوزی ۸۳۶)۔

صدقات اور آل محمد

حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبد المطلب نے اپنے بیٹوں حضرت عبد المطلب اور حضرت فضل سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے درخواست کرو کہ انھیں زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے کا عامل مقرر فرمادیں تاکہ وہی ذمہ داری ادا کریں جو عاملین زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہی معاوضہ لیں جو وہ لیتے ہیں۔ اس اثنا میں حضرت علی آگئے اور انھوں نے منع کیا کہ انھیں نہ بھیجو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہ مانیں گے۔ حضرت ربیعہ بن حارث ناراض ہو کر بولے: علی، آپ حسد کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہیں۔ آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف حاصل ہے، لیکن ہم آپ سے حسد نہیں کرتے۔ حضرت علی نے تکرار نہ کی اور کہا: بھیج دو ان دونوں کو، اور خود لیٹ کر ان کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھا کر ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کے حجرے کی طرف جانے لگے تو یہ دونوں پہلے ہی وہاں پہنچ گئے۔ آپ نے ان کے کان مروڑ کر فرمایا: ظاہر کر دو جو تم نے دل میں جمع کر رکھا ہے۔ دونوں حجرے میں داخل ہوئے اور ایک بولا: یا رسول اللہ، آپ سب سے زیادہ حسن سلوک اور صلۂ رحمی کرنے والے ہیں، ہماری شادی کی عمر ہو رہی ہے اور ہمارے والدین کے پاس مہر میں دینے کے لیے کچھ نہیں۔ ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ ہمیں زکوٰۃ کی کوئی مد وصول کرنے کا عامل مقرر فرمادیں تاکہ ہم وہی ذمہ داری ادا کریں جو لوگ ادا کرتے ہیں اور وہی معاوضہ لیں جو دوسرے لیتے ہیں۔ آپ نے طویل سکوت کیا، پھر فرمایا: محمد اور آل محمد کو صدقہ نہ لینا چاہیے، یہ لوگوں کی میل کچیل ہوتے ہیں۔ خمس کے عامل محمیہ بن جزء اور نوفل بن حارث کو بلاؤ۔ وہ حاضر ہوئے تو آپ نے حضرت محمیہ کو ارشاد کیا کہ اس لڑکے فضل بن عباس سے اپنی بیٹی بیاہ دو۔ پھر حضرت نوفل بن حارث سے فرمایا: اپنی بیٹی کا نکاح اس لڑکے عبد المطلب بن ربیعہ سے کر دو۔ آخر میں حضرت محمیہ کو حکم دیا: خمس میں سے ان دونوں کی بیویوں کے مہر ادا کر دو (مسلم، رقم ۲۴۸۱۔ ابو داؤد، رقم ۲۹۸۴۔ احمد: المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۵۶۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۳۲۳۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۵۲۶۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۳۴۲)۔

عہد فاروقی

رجب ۱۳ھ: حضرت ابو بکر کی وفات کے بعد حضرت شداد بن اوس، حضرت محمیہ بن جزء اور خلیفۂ ثانی

حضرت عمر کے غلام یرفا حضرت ابوبکر کی وفات، حضرت عمر کے خلیفہ بننے کی خبر پہنچانے اور حضرت خالد بن ولید کی معزولی کا حکم سنانے شام پہنچے۔ ابن ہشام نے یرفا کا نام نہیں لیا۔ اسلامی فوج اس وقت یاقوصہ (یرموک: ابن ہشام) میں رومیوں کے ساتھ برسرپیکار تھی، اس لیے انھوں نے فتح حاصل ہونے کا انتظار کیا اور اس کے بعد خلیفۂ ثانی کے انتخاب کی خبر، حضرت خالد کی معزولی اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کی تعیناتی کے بارے میں ان کا حکم سنایا۔

وفات

شاذ روایت کے مطابق حضرت محمیہ بن جزء نے فتح مصر میں حصہ لیا، وہیں قیام پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائی۔

اولاد

حضرت محمیہ بن جزء کی ایک بیٹی حضرت عمرو بن العاص کے بیٹے عبداللہ سے بیاہی ہوئی تھی، اسی سے ان کا بیٹا محمد پیدا ہوا، جس سے وہ ابومحمد کنیت کرتے تھے۔ دوسری بیٹی کا نکاح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت عباس بن عبدالمطلب کے بیٹے حضرت فضل بن عباس سے کرایا اور ان سے کلثوم کی ولادت ہوئی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحٰق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، انساب الاشراف (بلاذری)، تاریخ الامم والملوک (طبری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com